اسلامیات

(رہنمائے اساتذہ)

آٹھویں جماعت کے لیے

فرحت جہاں

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

گریٹ کلیرنڈن اسٹریٹ، اوکسفرڈ OX2 6DP

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس یونیورسٹی آف اوکسفرڈ کا ایک شعبہ ہے
جو دنیا بھر میں درج ذیل مقامات سے بذریعہ اشاعت کتب تحقیق ،علم وفضیلت اور تعلیم میں اعلیٰ معیار کے
مقاصد کے فروغ میں یونیورسٹی کی معاونت کرتا ہے۔

اوکسفرڈ نیویورک

اوکلینڈ کیپ ٹاؤن دارالسّلام ہونگ کونگ کراچی کوالالمپور
میڈرڈ میلبرن میکسیکوسٹی نیروبی نئ دہلی شنگھائی ٹیپی ٹورونٹو

ان ممالک میں دفاتر کے ساتھ

ارجنٹائن آسٹریا برازیل چلی چیک ریپبلک فرانس یونان گوئٹے مالا ہنگری اٹلی
جاپان جنوبی کوریا پولینڈ پرتگال سنگاپور سوئٹزرلینڈ تھائی لینڈ ترکی یوکرین ویتنام

Oxford برطانیہ اور چند دیگر ممالک میں اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کا رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ہے

© اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس ۲۰۰۴ء

مصنف کے اخلاقی حقوق پر زور دیا گیا ہے

پہلی اشاعت ۲۰۰۵ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی پیشگی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی حصّے کی نقل ، ترجمہ، کسی قسم کی ذخیرہ کاری جہاں سے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہو یا کسی بھی شکل میں اور کسی بھی ذریعے سے ترسیل نہیں کی جاسکتی۔
دوبارہ اشاعت کے واسطے معلومات حاصل کرنے کے لیے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کے شعبہ حقوق اشاعت سے مندرجہ ذیل پتے پر رجوع کریں۔

یہ کتاب اس شرط کے تحت فروخت کی گئی ہے کہ اس کو بغیر ناشر کی پیشگی اجازت کے بطور تجارت یا بصورت دیگر مستعار، دوبارہ فروخت یا عوضاً یا کسی اور طرح تقسیم اس کی اصل شکل کے علاوہ جس میں وہ شائع کی گئی ہے کسی دوسری وضع یا جلد وغیرہ میں اور مماثل شرائط کے بغیر شائع نہیں کیا جائے گا اور بعد کا خریدار بھی ان شرائط کا پابند رہے گا۔

ISBN 0 19 5798-- -

پاکستان میں ________، کراچی میں طبع ہوئی۔
امینہ سیّد نے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس
پلاٹ نمبر ۳۸، سیکٹر ۱۵، کورنگی انڈسٹریل ایریا،
پی۔او بکس ۸۲۱۴، کراچی۔ ۷۴۹۰۰، پاکستان
سے شائع کی۔

تعارف

اسلامیات کی تعلیم و تدریس کا اوّلین اور بنیادی مقصد صحیح دینی معلومات کے ذریعے بچّوں کے ذہن میں اللہ تعالیٰ کی ذات ، اس کی صفات ، قرآنِ مجید اور رسولِ پاک ﷺ کی عظمت کا صحیح شعور بیدار کرنا ہے اور ان کو اسلام کے بنیادی اصولوں اور اسلام کی اعلیٰ اخلاقی اقدار کا گرویدہ بنانا ہے۔ یہ بات ذہن نشین کرائی جائے کہ اسلام صرف چند عقائد اور عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل نظامِ حیات ہے۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو انسانی شخصیت کا کوئی بھی پہلو اسلامی تعلیمات کے دائرۂ کار سے باہر نظر نہیں آتا۔ عملی زندگی کا احاطہ کیا جائے تب بھی یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلامیات ہی وہ مضمون ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اور بندے کا تعلق ظاہر ہوتا ہے لہٰذا اس مضمون کی تعلیم دیتے وقت معلّم کو خود اپنے اوصاف پر بھی گہری نگاہ رکھنی چاہیے۔ یہ بات بھی مدنظر رہے کہ بچّے گفتگو ، عمل اور مثال کا خاطر خواہ اثر قبول کرتے ہیں اس لیے طلبا سے شفقت کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ معلّم کا طرزِ بیان دل کش اور لہجہ نرم ہونا چاہیے۔ اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اسلامیات کے معلّم کو چاہیے کہ وہ اپنے مضمون پر مکمل مہارت رکھتا ہو۔ معلّم دینِ اسلام سے مکمل واقفیت اور علمِ تجوید پر بھی دسترس رکھتا ہو۔ علمی مہارت کے ساتھ ساتھ فنِ تدریس کو جاننا بھی نہایت ضروری ہے چنانچہ اس رہنمائے اساتذہ میں اسلامیات پڑھانے والے اساتذہ کی رہنمائی کے لیے اضافی مواد کا اہتمام کیا گیا ہے۔ معلّم کو چاہیے کہ وہ اپنے طور پر دینی کتب کا مطالعہ کر کے علم میں اضافہ کرتا رہے تاکہ یہ مطالعہ اسے مؤثر تدریس میں مدد دے۔ درسی کتاب کے ہر سبق کی مناسبت سے طریقہ ہائے تدریس کی نشان دہی بھی کر دی گئی ہے۔ ممکنہ سمعی و بصری معاونات کا اندراج بھی کر دیا گیا ہے۔ فنِ تدریس سے متعلق جدید تحقیق سے بھی فائدہ اُٹھایا جائے اور اپنے تجربے اور بصیرت میں اضافہ کیا جائے تاکہ تدریس کا عمل مؤثر بنایا جاسکے۔ قرآنی آیات اور سورتوں کے ضمن میں ان کا مناسب تعارف بھی دیا گیا ہے۔ اِعادے ، عملی کام اور گھر کے کام

کے ضمن میں مددگار سوالات اور تجاویز بھی دی گئی ہیں۔ اسلامیات کے معلّم کے لیے ضروری ہے کہ وہ تدریسی میدان میں ہونے والی تبدیلیوں سے باخبر رہے اور اپنے تدریسی عمل میں وقتاً فوقتاً ضروری تبدیلیاں کرتا رہے۔

چند اور نکات جو تدریسی عمل کو مزید مؤثر بناسکتے ہیں ، وہ یہ ہیں کہ معلّم سیرت اور تاریخ کا مطالعہ کرے۔ بنیادی فقہی مسائل کو بھی جاننے کی کوشش کرے تاکہ طلبا کی صحیح سمت میں رہنمائی کرسکے۔ وہ دیگر مذاہب کے بارے میں بھی علم رکھتا ہو تاکہ مدلّل طریقے سے اسلام کو بہترین دین کے طور پر پیش کرسکے۔ ایک اچھّے معلّم کا کام محض کتابیں پڑھانے کے بعد ختم نہیں ہوجاتا بلکہ وہ اپنے طلبا کو ایک اچّھا مسلمان اور اچھا انسان بنانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔

فہرست

باب اوّل : قرآن مجید

- ناظرہ قرآن ۱
- حفظِ قرآن..................................... ۲
- حفظ وترجمہ ۵

باب دوم : ایمانیات وعبادات

- عقیدۂ آخرت اور تعمیرِ سیرت میں اس کا کردار ۹
- روزہ : فضیلت اور معاشرتی اثرات ۱۰
- حج اور اس کی عالمگیریت..................................... ۱۲

باب سوم : سیرتِ طیّبہ ﷺ

- خلق عظیم ۱۴
- صبر وتحمل ۱۵
- حسنِ معاشرت..................................... ۱۷
- اخلاص وتقویٰ ۱۹
- عدل واحسان ۲۱
- نبی کریم ﷺ کا اندازِ گفتگو ۲۲
- رسول اللہ ﷺ کی گھریلو زندگی ۲۳

باب چہارم : اخلاق وآداب

- امربالمعروف و نہی عن المنکر..................................... ۲۵
- حقوق العباد (یتیم ، بیوہ ، معذور ، مسافر)..................................... ۲۶
- کاروبار میں دیانت..................................... ۳۱
- اتحادِ ملّی ۳۲
- کسبِ حلال ۳۴

O قانون کا احترام ۳۵
O ناپ تول میں کمی ۳۶
O ظلم ۳۸
O نفاق ۳۹
O فتنہ ۴۰
O دوسروں کا مذاق اڑانا ۴۲

باب پنجم : مشاہیرِ اسلام

O حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ۴۴
O محمد بن قاسم ۴۵
O بوعلی سینا ۴۷
O شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ۴۸

باب اوّل :　　　　　قرآنِ مجید

ناظرہ قرآن

ناظرہ قرآن کی تدریس کے لیے آٹھویں جماعت کے اسلامیات کے نصاب میں دس پاروں (پارہ نمبر ۲۱ تا ۳۰) کو شامل کیا گیا ہے۔ ناظرہ قرآن کی تدریس سے پہلے ضروری ہے کہ طلبا کو قرآنِ پاک کی تلاوت کی اہمیت اور اس کے آداب سے آگاہ کیا جائے۔ مثلاً نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے، ''اور اس (قرآن) کی تلاوت کرو جیسا کہ اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے۔''

تلاوت کا حق یہ ہے کہ وہ صحیح طریقے سے یعنی تجوید کے قواعد کے ساتھ ہو۔ طلبا کو اس کے ترجمے اور الفاظ پر بھی غور و فکر کی ترغیب دلائی جائے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر باقاعدگی سے تلاوت کرنے کا عادی بنایا جائے۔

طریقۂ تدریس

ناظرہ قرآن کے لیے عمومی طریقۂ تدریس اپنایا جائے۔ استاد روزانہ چند آیات، تجوید کے ساتھ طلبا کو سکھائے۔ طلبا کو فرداً فرداً سبق سمجھایا اور یاد کروایا جائے۔ تلفّظ کی صحیح ادائیگی کے لیے تختۂ سیاہ کا استعمال کیا جائے۔ اغلاط تختۂ سیاہ پر لکھ کر درست کروائی جائیں۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ کا استعمال۔ چارٹ جس پر منتخب آیات خوش خط درج ہوں۔ قرأت کی کیسٹ۔

مقاصدِ تدریس

ناظرہ قرآن کی تدریس کے اختتام پر طلبا روانی سے تجوید کے قواعد کے مطابق قرآن پڑھنا سیکھ جائیں۔ وہ تلاوتِ قرآن کی اہمیت اور اس کے آداب سے مکمل آگاہی حاصل کرلیں۔ ان میں قرآن کا ترجمہ سیکھنے اور قرآن کے احکامات کو اپنی زندگی میں نافذ کرنے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

اِعادہ

طلبا سے روزانہ پچھلا سبق سنا جائے۔ یاد ہونے کی صورت میں اگلا سبق دیا جائے ورنہ اسی کو بار بار دہرایا جائے۔

عملی کام

وقتاً فوقتاً جماعت میں قرأت کے مقابلے کروائے جائیں۔

گھر کا کام

روزانہ کا سبق گھر پر بھی اچھّی طرح یاد کرنے کے لیے دیا جائے۔

حفظِ قرآن

سورۃ العٰدیٰت

تعارف

سورۃ العٰدیٰت مکّی سورۃ ہے اس میں گیارہ آیتیں اور ایک رکوع ہے۔ اس سورۃ میں اللّٰہ تعالیٰ نے ان سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم کھائی ہے جو گرد اڑاتے دشمن کی صفوں میں گھس جاتے ہیں۔ کیا انسان نے ایسے گھوڑے سے کچھ سبق سیکھا کہ اس کا بھی کوئی پالنے والا مالک ہے جس کی وفاداری میں اسے جان و مال خرچ کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ بے شک انسان بڑا ناشکرا اور نالائق ہے۔ دنیا کے مال و زر کی محبت میں اس قدر غرق ہے کہ منعمِ حقیقی کو فراموش کر بیٹھا۔ نہیں سمجھتا کہ آگے چل کر اس کا کیا انجام ہونے والا ہے۔ وہ وقت بھی آنے والا ہے جب تمام مردے زمین سے زندہ ہوکر اٹھیں گے اس روز نیکی ، بدی ، حسد ، کینہ اور بخل (مسلمانوں کے خلاف) اور مال کی محبت سب ظاہر ہوجائے گی اور اس وقت دیکھیں گے کہ یہ مال کہاں تک کام دے گا اور نالائق ، ناشکرے لوگ کہاں چھوٹ کر جائیں گے اگر یہ بات کو سمجھ لیتے تو ہرگز ایسی حرکتیں نہ کرتے۔ بدلا ہر چیز کا اسی روز ملے گا اور کسی کو انکار کی گنجائش نہ رہے گی۔

سورۃ التّکاثر

تعارف

سورۃ التّکاثر مکّی سورۃ ہے اس میں آٹھ آیات اور ایک رکوع ہے اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ لوگوں کو مال کی ہوس نے ایسا غافل کیا کہ وہ عیش پرستی میں پڑ گئے۔ مال و اولاد کی کثرت اور دنیا کے ساز و سامان کی حرص آدمی کو غفلت میں پھنسائے رکھتی ہے نہ مالک کا دھیان آنے دیتی ہے نہ آخرت کی فکر بس شب و روز مال جمع کرنے کی دھن ، یہاں تک کہ موت آجاتی ہے تب قبر میں جاکر پتہ لگتا ہے کہ غفلت اور بھول میں پڑے تھے اس لیے تاکیداً کہا گیا ہے مال و اولاد کی بہتات آخرت میں کام آنے والی چیز نہیں یہ سب فانی ہے اصل زندگی اور عیش آخرت کا ہے۔ دنیا کی زندگی اس کے سامنے خواب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی اگر تم جان لیتے تو غفلت میں نہ پڑتے۔ غفلت اور انکار کا نتیجہ دوزخ ہے جو دیکھنا پڑے گا اس روز انھیں یقین آجائے گا اس وقت سوال کیا جائے گا کہ جو نعمتیں (ظاہری ، باطنی ، جسمانی ، روحانی ، آفاقی) دنیا میں عطا کی گئیں ان کا حق تم نے کہاں تک ادا کیا اور اللّٰہ تعالیٰ کو کہاں تک خوش رکھنے کی سعی کی۔

سورۃ الھُمَزۃ

تعارف

سورۃ الھُمَزۃ مکّی سورۃ ہے۔ اس میں نو آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ ہر اس شخص کے لیے بُرا انجام ہے جو پیٹھ پیچھے لوگوں کی بُرائیاں کرتا ہے۔ وہ ایسا شخص ہے جو بخل جیسی بری عادت میں بھی مبتلا ہے۔ اس کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف مال جمع کرنا اور اسے گنتے رہنا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے ساتھ نہیں رہے گا۔ اپنی اس قبیح عادت کی بنا پر وہ دوزخ کی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

طریقۂ تدریس

حفظ کے لیے عمومی طریقۂ تدریس اپنایا جائے۔ طلبا کو پڑھائی جانے والی سورۃ کے تعارف سے مکمل

طور پر آگاہ کیا جائے۔ اس کے بعد استاد متعلقہ سورۃ کو بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے ساتھ پڑھے ، طلبا اس کی پیروی کریں۔ اغلاط تختۂ سیاہ پر لکھ کر درست کروائی جائیں۔ آیات بار بار دہرائی جائیں یہاں تک کہ زبانی یاد ہوجائیں۔

معاوناتِ تدریس

سورۃ العٰدیٰت ، سورۃ التّکاثر اور سورۃ الھُمَزۃ کی قرأت کی کیسٹ۔تختۂ سیاہ ۔ متعلقہ سورتوں کے الگ الگ چارٹ جس پر سورتیں خوبصورت خطاطی میں درج ہو۔

مقاصدِ تدریس

سورۃ کے اختتام پر طلبا سورۃ کے تعارف سے آگاہ ہوجائیں ، اس کو زبانی سنانے کے قابل ہوجائیں۔ روزانہ نماز میں ان سورتوں کو پڑھیں۔ ان کے معانی و مطالب پر غور وفکر کریں۔ اور جن بُرائیوں اور اعمال کا تذکرہ کیا گیا ہے ان سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں۔

اِعادہ

اگلا سبق پڑھانے سے قبل پچھلی سورۃ تمام طلبا سے زبانی سنی جائے۔

عملی کام

حِفظ کے لیے دی گئی تینوں سورتوں کی قرأت کا مقابلہ کروایا جائے۔

گھر کا کام

پڑھائی گئی سورۃ کو مزید اچھی طرح زبانی یاد کرنے کے لیے کہا جائے۔ نیز یہی سورۃ خوش خط لکھنے کو دی جائے۔

حفظ و ترجمہ

سورۃ الانشراح

تعارف

سورۃ الانشراح مکّہ میں نازل ہوئی اس کی آٹھ آیتیں ہیں۔ آپ ﷺ کی ہمتِ عالی اور پیدائشی استعداد جن کمالات و مقامات پر پہنچنے کا تقاضا کرتی تھی۔ قلبِ مبارک کو تقاضۂ بشری کی وجہ سے دشوار معلوم ہوتا ہوگا جیسا کہ احادیث و سیر سے ثابت ہے کہ ظاہری طور پر بھی فرشتوں نے کئی مرتبہ آپ ﷺ کا سینۂ مبارک چاک کیا اور اس میں علوم و معارف کے سمندر اتار دیے گئے۔ نبوت کی ذمہ داریاں اور فرائض رسالت برداشت کرنے کا حوصلہ کشادہ کیا تو دشواریاں جاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں اور فرشتوں میں آپ ﷺ کا ذکر بلند کیا۔ دنیا کے تمام انسان نہایت عزت سے آپ ﷺ کا ذکر کرتے ہیں۔ کلمہ طیّبہ، اذان، اقامت، خطبہ، التحیات وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کے نام کے بعد آپ ﷺ کا نام لیا جاتا ہے۔ خدا نے جہاں بندوں کو اپنی اطاعت کا حکم دیا وہیں آپ ﷺ کی فرماں برداری کی تاکید کی۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے جتنی سختیاں برداشت کیں اتنی ہی آسانیاں پیدا ہوتی گئیں۔ روحانی راحت نصیب ہوئی۔ سورۃ الانشراح سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی سختی پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کا امیدوار ہو تو وہ اس کے حق میں آسانیاں پیدا فرماتا ہے۔

طریقۂ تدریس

حفظ و ترجمہ کے لیے کتاب میں دی گئی سورۃ الانشراح کے مکمل تعارف سے طلبا کو آگاہ کیا جائے۔ ترجمہ تختۂ سیاہ پر لکھ کر سمجھایا جائے۔ یہ سورۃ طلبا کو زبانی یاد کروائی جائے اور فرداً فرداً سنی جائے۔ حفظ کے لیے تجوید پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ طلبا صحیح تلفّظ کے ساتھ یاد کرسکیں۔ حفظ و ترجمہ کے لیے عمومی طریقۂ تدریس اپنایا جائے۔

معاوناتِ تدریس

قرأت کی کیسٹ۔تختۂ سیاہ۔ سورۃ الانشراح مع لفظی و با محاورہ ترجمہ چارٹ پر لکھ کر جماعت میں آویزاں کردی جائے۔

مقاصدِ تدریس

طلبا سورۃ الانشراح کو حفظ کرنے اور اس کا ترجمہ کرنے کے قابل ہوجائیں۔ نیز اس کے تعارف اور اس کی اہمیت سے بھی واقف ہوجائیں۔

اِعادہ

نیا سبق پڑھانے سے پہلے تمام طلبا سے سورۃ الانشراح اور اس کا ترجمہ سنا جائے۔

عملی کام

طلبا سے سورۃ الانشراح کی قرأت کروائی جائے۔ خطاطی کا مقابلہ کروایا جائے۔

گھر کا کام

طلبا کو سورۃ الانشراح کو مع ترجمہ گھر سے خوش خط لکھ کر لانے کے لیے کہا جائے۔

آیۃ الکرسی

تعارف

آیۃ الکرسی سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۵۵ ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا بیان ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ،''قرآن کی سب سے عظیم آیت ، آیۃ الکرسی ہے۔''
اس آیت کے بے شمار فضائل ہیں۔ مثلاً نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ،''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے ، اس کو مرنے کے بعد جنت میں جانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔''

طریقۂ تدریس

طلبا کو آیۃ الکرسی کے مکمل تعارف سے آگاہ کیا جائے۔ حفظ و ترجمہ کے لیے عمومی طریقۂ تدریس سے کام لیا جائے۔ آیۃ الکرسی کو دو حصّوں میں تقسیم کر کے حفظ کروایا جائے۔ استاد پہلے حصّے کی مثالی بلند خوانی کرے ، طلبا استاد کی پیروی میں پڑھیں۔ بار بار دہرایا جائے یہاں تک کہ حفظ ہو جائے۔ اسی طرح اگلے دن دوسرا حصّہ حفظ کروایا جائے اور پہلا حصّہ زبانی سنا جائے۔ آیۃ الکرسی کا ترجمہ سمجھانے کے لیے تختۂ سیاہ کا استعمال کیا جائے۔ الفاظ کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ سکھایا جائے۔ اس کے بعد طلبا سے باری باری تختۂ سیاہ پر ترجمہ لکھوایا جائے۔

معاوناتِ تدریس

قرأت کی کیسٹ۔ تختۂ سیاہ ۔ ایک چارٹ جس پر آیۃ الکرسی مع لفظی و بامحاورہ ترجمہ درج ہو۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا آیۃ الکرسی حفظ کر چکے ہوں۔ وہ اس کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ کرنے پر قادر ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور بزرگی کو جان لیں۔ اس کے معانی و مطالب پر غور وفکر کریں۔ ان کو ترغیب دلائی جائے کہ وہ ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی ضرور پڑھیں۔

اِعادہ

نیا سبق پڑھانے سے پہلے تمام طلبا سے آیۃ الکرسی اور اس کا ترجمہ سنا جائے۔

عملی کام

تمام طلبا سے آیۃ الکرسی کی قرأت کروائی جائے۔ خطاطی کا مقابلہ کروایا جائے۔

گھر کا کام

طلبا آیۃ الکرسی مع ترجمہ خوش خط تحریر کریں۔

باب دوم : ایمانیات وعبادات

عقیدۂ آخرت اورتعمیرِ سیرت میں اس کا کردار

تعارف

کیا اس کائنات کو دیکھ کر کبھی آپ کو اس کے فنا ہونے کا خیال آتا ہے؟ کیا کبھی آپ نے اس بات پر غور کیا ہے کہ ہم لوگوں کی زندگی کا کیا مقصد ہے؟ ہماری ابدی زندگی کا آغاز کب ہوگا؟ اور اس زندگی کی کامیابی کا انحصار کن عوامل پر ہوگا؟ عقیدۂ آخرت کا کیا مفہوم ہے؟

عقیدۂ آخرت ہمارے بنیادی عقائد (اللہ تعالیٰ پر ایمان، فرشتوں اور رسولوں پر ایمان، انبیا پر نازل کردہ کتابوں ، تقدیر پر ایمان ، آخرت پر ایمان) میں سے ایک ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟ اس کی عقلی توجیہہ کیا ہے؟ اس کا اعمال پر کیا اثر پڑتا ہے؟ وغیرہ۔ ان سب باتوں کا مطالعہ ہم آج کے سبق میں کریں گے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اورسوال و جواب کے امتزاج سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

ایک چارٹ جس پر جنت اور دوزخ کی اہم خصوصیات درج ہوں۔ مثلاً

جنت : خوبصورت باغات ، نہریں ، محلات ، سکون ......

دوزخ : آگ ، پتھر ، گڑھے ، گرمی ، سزائیں ......

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ قیامت کا مطلب کیا ہے؟

۲۔ آپ کے ذہن میں موت کے بعد کی زندگی کا کیا تصور ہے؟

۳۔ ہماری ابدی فلاح کا دارو مدار کن باتوں پر ہے؟

۴۔ عقیدۂ آخرت ہمیں ایک مکمل مسلمان بننے میں مدد دیتا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا سبق کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ طلبا عقیدۂ آخرت کے بنیادی اجزا سے مکمل طور پر آگاہ ہوجائیں۔ عقلی دلائل کے ساتھ عقیدۂ آخرت کو طلبا کے ذہنوں میں پختہ کیا جائے۔ طلبا کو عقیدۂ آخرت کے تحت اپنی سیرت و کردار بدلنے کے لیے تیار کیا جائے۔

عملی کام

طلبا عقیدۂ آخرت کو سائنسی نظریات کے تحت ثابت کرنے کے لیے اپنے اپنے دلائل دیں۔
تعمیرِ سیرت و کردار میں عقیدۂ آخرت کیا کردار ادا کرتا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

گھر کا کام

طلبا قرآنِ مجید میں سے وہ آیات تلاش کرکے مع ترجمہ لکھیں جو عقیدۂ آخرت کے متعلق ہوں۔

عبادات

روزہ : فضیلت اور معاشرتی اثرات

تعارف

بچّو! ہم لوگ کس اسلامی مہینے میں روزے رکھتے ہیں؟ کیا روزہ گزشتہ اقوام پر بھی فرض تھا؟ اس سلسلے میں کسی قرآنی آیت کا حوالہ دیں۔ روزے میں کھانے پینے سے رکنے کے علاوہ اور کن چیزوں سے بچنا چاہیے؟ روزہ رکھنے کے کیا کیا فائدے ہیں؟

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت بیانیہ اور سوال و جواب کے انداز میں کی جائے۔ سبق کے علاوہ بھی معلومات فراہم کی جائے۔ روزے کے مسائل پر بھی بحث کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر روزے کی فضیلت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث درج ہوں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ روزہ فرض عبادت ہے۔ اس عبادت کے کیا مقاصد ہیں؟

۲۔ روزے کی بدولت ہمیں غریبوں سے ہمدردی اور ان کی مالی معاونت کا درس ملتا ہے۔ کیسے؟

۳۔ روزہ ہماری جسمانی صحت پر کیا اثر ڈالتا ہے؟

۴۔ تقویٰ کی فضیلت بیان کریں جو روزے کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا روزے کی فضیلت اور اس کے معاشرتی اثرات سے مکمل طور پر آگاہ ہوجائیں۔ انھیں پورے مہینے کے روزے رکھنے کی ترغیب دی جائے۔ روزے کے معاشرتی اثرات کا جائزہ لیا جائے۔

عملی کام

طلبا کے درمیان روزے کی فضیلت اور اس کے معاشرتی اثرات پر مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا جائے۔

گھر کا کام

طلبا روزے کی فضیلت سے متعلق دیگر قرآنی آیات و احادیث تلاش کر کے لکھیں۔

حج اور اس کی عالمگیریت

تعارف

کیا حج اسلام کا رکن ہے؟ یہ اسلامی سال کے کس مہینے میں اور کہاں ادا کیا جاتا ہے؟ حج ایک ایسی عبادت ہے جو اپنے اندر بہت سے فائدے سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کے بیشتر مناسک ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام ، ان کی بیوی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام پر آنے والی بہت سی آزمائشوں کی یاد دلاتے ہیں۔ حج تمام عبادتوں کا نچوڑ ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو متحد کرنے کا ایک بڑا مؤثر ذریعہ ہے۔ آج ہم تفصیل سے ان تمام باتوں کا جائزہ لیں گے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور جائزہ کے امتزاج سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

خانۂ کعبہ کی تصویر۔ ان تمام مقامات کی تصاویر جہاں مناسکِ حج ادا کیے جاتے ہیں۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ حج کن لوگوں پر فرض ہے؟
۲۔ مناسکِ حج میں سعی سے کیا مراد ہے؟
۳۔ رَمی کیوں کی جاتی ہے؟
۴۔ تقویٰ کو بہترین زادِ راہ کیوں کہا گیا ہے؟
۵۔ حج سے بین الاقوامی تعلقات کو کیسے فروغ ملتا ہے؟

مقاصدِ تدریس

حج سے کیا مراد ہے؟ اس کے آداب اور مناسک سے طلبا کو آگاہ کیا جائے۔ اس کے عالمگیر فوائد پر روشنی ڈالی جائے۔ یہاں تک کہ سبق کے اختتام پر طلبا اس کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔

ان کو شوق دلایا جائے کہ وہ اس فرض کی ادائیگی کو ہمیشہ مدِنظر رکھیں اور زندگی میں جب بھی موقع ملے، اس فرض کو ضرور ادا کریں۔

عملی کام

جن مقامات پر مناسکِ حج ادا کیے جاتے ہیں، ان کی تصاویر جمع کریں اور البم میں لگائیں۔

گھر کا کام

سعی اور قربانی کا پس منظر اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

باب سوم : سیرتِ طیّبہ ﷺ

خُلقِ عظیم

تعارف

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ''قرآنِ مجید ہی آپ ﷺ کا اخلاق ہے۔'' گویا آپ ﷺ کی زندگی قرآن کا چلتا پھرتا نمونہ تھی۔ اس کے تمام احکامات کو آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں اپنا کر ہمارے لیے بہترین نمونہ چھوڑا ہے۔ رحمت و شفقت آپ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کا حصّہ ہے۔ آج ہم نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے اسی پہلو کا جائزہ لیں گے اور اپنی عملی زندگی کے لیے اصول اخذ کریں گے۔ آپ ﷺ کی رحمت و شفقت تمام مخلوقاتِ عالم کے لیے تھی۔ اس کی مختلف صورتوں کا مطالعہ ہی ہمارا آج کا موضوع ہے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور سوال و جواب کے امتزاج سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

رحمت و شفقت سے متعلق آیات و احادیث کا چارٹ۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ امّتِ مسلمہ پر رحمۃ اللعالمین کا سب سے بڑا لطف و کرم کیا ہے؟
۲۔ کفّار نے آپ ﷺ پر ظلم و ستم کی انتہا کردی لیکن آپ ﷺ نے انھیں بددعا نہ دی۔ کیوں؟
۳۔ عورتوں پر آپ ﷺ نے کیا کرم فرمایا؟
۴۔ خادموں اور غلاموں کے ساتھ آپ ﷺ کیسا برتاؤ فرمایا کرتے تھے؟

مقاصدِ تدریس

طلبا کو نبی اکرم ﷺ کی رحمت و شفقت کے پہلو سے اس طرح روشناس کرایا جائے کہ وہ سبق کے اختتام پر اس کی مدلّل وضاحت کرسکیں۔ طلبا کو ترغیب دلائی جائے کہ وہ اپنی عملی زندگی میں اس کی پیروی کریں اور دوسروں کے لیے رحمت و شفقت کا مظاہرہ کریں۔ استاد اپنے رویے سے انھیں آپس میں رحمت و شفقت کا درس دے۔

عملی کام

''اہلِ زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔'' اس حدیث کی روشنی میں تقریری مقابلہ منعقد کروایا جائے۔

گھر کا کام

''بچّوں پر رحمت و شفقت'' سے متعلق نبی اکرم ﷺ کی زندگی سے کوئی دو واقعات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔ اپنے تجربے یا مشاہدے کی بنا پر کوئی واقعہ تحریر کریں۔

صبر و تحمل

تعارف

اسوۂ حسنہ کا ایک عظیم پہلو صبر و تحمل بھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف راہِ حق میں کفارِ مکّہ کے ظلم و ستم کو سہا بلکہ اپنی ذاتی زندگی میں آنے والے مصائب و تکالیف کو بھی نہایت صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ آج ہم اسی کی تفصیلات پڑھیں گے لیکن اس سے پہلے اس بات کا مطالعہ کریں گے کہ حقیقت میں صبر و تحمل کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی اہمیت و فضیلت کیا ہے؟

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور جائزہ کے ذریعے سبق کی وضاحت کیجیے۔

معاوناتِ تدریس

صبر وتحمل سے متعلق قرآنی آیات (مع ترجمہ) اور احادیث کا چارٹ۔

اِعادہ

اِعادے کے لیے مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں:

۱۔ ایک مومن اپنی زندگی کے مصائب پر صبر وتحمل کا مظاہرہ کیوں کرتا ہے؟

۲۔ شعبِ ابی طالب میں آپ ﷺ اپنے خاندان والوں کے ساتھ تین سال تک محصور رہے۔ کفّارِ مکّہ نے ان سے ہر طرح کا تعلق ختم کرلیا۔ آپ کے خیال میں وہاں انھیں کیا کیا مشکلات پیش آئی ہوں گی؟

۳۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کو دیکھ کر آپ ﷺ کو بے حد صدمہ ہوا اس کے باوجود آپ ﷺ نے قریشِ مکّہ سے انتقام نہ لیا۔ اس کی کیا وجہ تھی؟

۴۔ اگر مشکلات و مصائب پر صبر وتحمل نہ کیا جائے تو کیا پریشانیاں لاحق ہوسکتی ہیں؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا سبق کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ طلبا آپس میں لڑائی جھگڑے سے گریز کریں اور صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنا سیکھ جائیں۔

عملی کام

طلبا اس موضوع پر اظہار خیال کریں کہ بحیثیت طالب علم وہ کہاں کہاں اور کس کس طرح صبر وتحمل کا مظاہرہ کرسکتے ہیں؟

گھر کا کام

'انّ اللّٰہ مع الصّابرین' کے عنوان کے تحت ایک صفحے کا مضمون تحریر کریں۔

حسنِ معاشرت

تعارف

مسلم معاشرے کی کیا خصوصیات ہونی چاہئیں؟ وہاں کے رہنے والوں کا طرزِ معاشرت کیسا ہونا چاہیے؟ ان کا آپس میں سلوک کیسا ہونا چاہیے؟ اس سلسلے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟ حضور ﷺ نے معاشرے میں زندگی گزارنے کا کیا عملی درس دیا ہے؟ ان تمام سوالات کے جوابات ہمارے آج کے موضوع کا حصّہ ہیں۔

اپنے گھر والوں ، رشتہ داروں ، پڑوسیوں اور معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ خوش اخلاقی اور ملنساری کا برتاؤ کرنا 'حسنِ معاشرت' کہلاتا ہے۔ حسنِ معاشرت کا عملی نمونہ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی ذات میں ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے دس برس تک آپ ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل کیا مگر آپ ﷺ نے کبھی بھی مجھے ڈانٹا نہ جھڑکا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ سے زیادہ کوئی خوش اخلاق نہیں تھا۔

آپ ﷺ اپنے گھر والوں اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہمیشہ خوش طبعی کا مظاہرہ فرماتے ، ان کے ساتھ مل جل کر رہتے ، بچّوں کو اپنی گود میں بٹھا لیتے، سب کی دعوت قبول کر لیتے ، مریضوں کی عیادت کرتے ، یتیم ، بیوہ ، محتاج ، مسافر سب سے اچّھا سلوک کرتے ، سلام میں پہل کرتے اور لوگوں سے ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملتے۔

پس حسنِ معاشرت آپ ﷺ کے طرزِ عمل اور سیرتِ طیّبہ سے سیکھا جاسکتا ہے۔ ایک مثالی معاشرے کا قیام آپ ﷺ کے طریقے کی پیروی سے ہی ممکن ہے۔ اگر ایسا ہوجائے تو یہ دنیا امن و راحت اور پیار، محبت کا گہوارہ بن جائے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور جائزہ کے ذریعے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ۔ چارٹ جس پر حسنِ معاشرت سے متعلق آیات مع ترجمہ درج ہوں۔ چارٹ جس پر اس

موضوع سے متعلق احادیث درج ہوں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ اگر لوگ ایک دوسرے کے حقوق ادا نہ کریں تو معاشرے میں کیا کیا فساد جنم لے سکتے ہیں؟

۲۔ کیا ماحول بھی معاشرے کا حصّہ ہے؟ اس کو آلودگی سے بچانے کے لیے کیا اقدامات کرنے چاہئیں؟

۳۔ قانون کا احترام اور ٹریفک کے قوانین کی پابندی کیوں ضروری ہے؟

۴۔ نبی اکرم ﷺ کے حسنِ معاشرت سے متعلق طرزِ عمل کا خلاصہ بتائیں۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ وہ آپس میں پیار محبت سے رہنا سیکھ جائیں۔ وہ ہر ایک کے مرتبے کا خیال رکھنا سیکھ لیں۔ وہ اسکول ، گھر اور گھر سے باہر ہمیشہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنے کا پختہ ارادہ کرلیں۔

گھر کا کام

حسنِ معاشرت کو آپ اپنے گھر ، محلے اور مدرسے میں کس طرح قائم رکھ سکتے ہیں؟ تحریر کیجیے۔

اخلاص وتقویٰ

تعارف

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ،''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' کسی نیک عمل کی مقبولیت کا تعلق اس بات سے ہے کہ اس عمل کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ وہ کام خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کیا جائے۔ یہی اخلاص ہے۔تقویٰ کی تعریف اس واقعے سے بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تقویٰ کی بابت دریافت کیا۔ انھوں نے کہا ''کیا کبھی آپ کا ایسے راستے سے گزر ہوا ہے جس کے دونوں طرف خار دار جھاڑیاں ہوں؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ، ''آپ اس راستے سے کس طرح گزرے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''نہایت احتیاط کے ساتھ دامن بچاتے ہوئے۔'' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ،''یہی تقویٰ ہے۔'' دنیا میں رہتے ہوئے حرام چیزوں سے بچے رہنا ، گناہوں سے اجتناب کرنا اور خوفِ خدا کے ساتھ نیکی کی طرف مائل رہنا ہی تقویٰ ہے۔ آج ہم اس موضوع کی تفصیلات اور آپ ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اخلاص وتقویٰ کی مثالیں پڑھیں گے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور جائزہ سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ۔ موضوع سے متعلق آیات و احادیث کا چارٹ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ نبی اکرم ﷺ بعثت سے قبل بھی عرب معاشرے کی بُرائیوں سے بچے رہے۔ ان دنوں لوگ کس قسم کے فسق و فجور میں مبتلا تھے؟

۲۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جہاد میں شرکت نہ کر سکے پھر بھی انھیں ثواب ملا۔ کیوں؟

۳۔ کن صحابی نے غزوۂ تبوک کے موقع پر مالی اعانت کے طور پر تھوڑی سی کھجوریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قدردانی کیوں فرمائی؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی وضاحت کے قابل ہو جائیں۔ طلبا کو ترغیب دلائی جائے کہ وہ اخلاص کے ساتھ عبادات کا اہتمام کریں۔ ہر نیکی خلوصِ نیت اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر کریں۔ گناہوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کریں تاکہ ان میں متقی بننے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

گھر کا کام

''اخلاص و تقویٰ کے بغیر نیک اعمال بھی اللہ تعالیٰ کی نظر میں قابلِ قبول نہیں'' اس موضوع پر اپنے الفاظ میں پندرہ سے بیس سطور لکھیں۔

عدل و احسان

تعارف

عدل و احسان کا لفظی مطلب سمجھانے کے لیے کمرۂ جماعت کی اشیا کو بکھیر دیا جائے اور پھر نہایت سلیقے سے صاف ستھرا کر کے ترتیب دیا جائے۔ اس کے بعد اس کے اصطلاحی مفہوم اور اہمیت کو مزید مثالوں کے ساتھ واضح کیا جائے اور اس سلسلے میں اسوۂ رسول ﷺ سے وضاحت کی جائے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور جائزہ کے امتزاج سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ۔ عدل کو ظاہر کرنے کے لیے ترازو کی تصویر۔ چارٹ جس پر احسان سے متعلق کوئی واقعہ یا کہانی درج ہو۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ ''کائنات کے نظام میں عدل ہے'' کسی مثال کے ذریعے واضح کیجیے۔

۲۔ عدل و احسان سے معاشرے میں توازن کس طرح برقرار رہتا ہے؟

۳۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک معزز قبیلے کی عورت کو چوری کے جرم میں ہاتھ کاٹنے کی سزا سنائی۔ آپ ﷺ نے اسے ایک معزز قبیلے کا فرد ہونے کی حیثیت سے معاف کیوں نہیں کر دیا؟

۴۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے ساتھ ہمیشہ احسان کا رویہ کیوں اپنایا؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ انھیں معلوم ہوجائے کہ معاشرے میں توازن اور امن و بھائی چارے کے لیے آپس میں عدل و احسان کرنا ضروری ہے۔ طلبا اپنے کمزور ساتھیوں کی پڑھائی میں مدد کر کے احسان کا عملی مظاہرہ کریں۔

نبی کریم ﷺ کا اندازِ گفتگو

تعارف

مشہور مقولہ ہے کہ انسان اپنی زبان کے پیچھے چھپا ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ چو مرد سخن نہ گفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد۔ یعنی انسان جب تک گفتگو نہیں کرتا ، اس کے عیب و ہنر چھپے رہتے ہیں۔ گفتگو سے انسان کے کردار کا بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے۔ مہذب اور دھیمی آواز میں گفتگو کرنا انسان کے مہذب ہونے کی علامت ہے۔ اس دنیا کے رہبر و رہنما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سب سے اچّھی گفتگو کرنے والے اور اس کے آداب سکھانے والے تھے۔ آیئے! دیکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا اندازِ گفتگو کیسا تھا؟

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت بیانیہ طریقے سے کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر گفتگو کے آداب تحریر ہوں۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا نبی کریم ﷺ کے اندازِ گفتگو سے آگاہ ہوجائیں۔ وہ مدلّل طریقے سے سبق کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ اس سبق کے ذریعے وہ آپس میں گفتگو کرنے کے آداب سیکھ جائیں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ نبی کریم ﷺ کی گفتگو کی خوبیاں کیا کیا تھیں؟

۲۔ جامع گفتگو سے کیا مراد ہے؟

۳۔ خوش کلامی کے کیا کیا فوائد ہوسکتے ہیں؟

۴۔ ہماری گفتگو کن اخلاقی بُرائیوں سے پاک ہونی چاہیے؟

عملی کام

''گفتگو کے آداب'' اس موضوع پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ایک مضمون تیار کریں۔

گھر کا کام

نبی کریم ﷺ کی کم از کم ۱۵ مختصر احادیث تحریر کریں اور زبانی یاد کریں۔

رسول اللہ ﷺ کی گھریلو زندگی

تعارف

گھر والوں کو سلام کرنا، بڑوں کا ادب کرنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا، ماں باپ کے احکامات بجا لانا، سب کی خدمت کرنا، گھر کے ماحول کو خوش گوار رکھنا، یہ تمام باتیں ایک خوش گوار گھریلو زندگی کی عکاسی کرتی ہیں۔ آپ میں سے کتنے بچّے ان باتوں کا خیال رکھتے ہیں؟

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت بیانیہ اور سوال و جواب کے انداز میں کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

گھریلو زندگی سے متعلق نبی کریم ﷺ کی احادیث سے متعلق ایک چارٹ۔ تختۂ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ وہ اچّھی گھریلو زندگی گزارنے کے اصول سیکھ جائیں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ نبی کریم ﷺ کی سادہ زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

۲۔ ہمیں اپنے خادموں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیے؟

عملی کام

ایک خاکہ جس میں والدین بوڑھے ہوگئے ہیں اور بچّے ان کی دیکھ بھال کررہے ہیں اور ان کی دعائیں لے رہے ہیں۔

گھر کا کام

ایک فہرست بنائیں جس میں وہ تمام کام درج ہوں جن سے گھر کا ماحول خوش گوار بن سکتا ہے۔

باب چہارم : اخلاقیات

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

تعارف

کیا معاشرے میں پھیلی ہوئی بُرائیوں پر کبھی آپ کا دل کُڑھتا ہے؟ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ معاشرے میں ذرائع ابلاغ خصوصاً چینلز کے ذریعے آیا ہوا بے حیائی کا طوفان ہمیں کہاں لے جا رہا ہے؟ اخلاقی بے راہ روی ہمیں کن پستیوں میں دھکیل رہی ہے؟ معاشرے کی بڑھتی ہوئی بے حسی کا کیا علاج ہے؟ ان بُرائیوں کے تدارک کا بھی کیا کوئی ذریعہ ہے؟ کیا ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن سکتا ہے؟ ان تمام سوالات کا جواب صرف اور صرف **"امر بالمعروف و نہی عن المنکر"** کے فریضے کی انجام دہی میں ہے۔ آج ہم اس کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اور اس فریضے کو نبھانے کا عہد بھی کریں گے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور سوال و جواب سے سبق کی وضاحت کیجیے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر موضوع کی مناسبت سے آیات مع ترجمہ تحریر ہوں۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ معاشرے کو ہر قسم کے بگاڑ سے بچانے کے لیے ایک مسلمان پر کیا فرض عائد ہوتا ہے؟

۲۔ اس فریضے کا آغاز اپنی ذات سے کیوں کرنا چاہیے؟

۳۔ اگر آدمی خود نیک ہو لیکن معاشرے کے سدھار کی فکر نہ کرے تو کیا وہ نیکی پر قائم رہ سکتا ہے اور عذابِ الٰہی سے بچ سکتا ہے؟

۴۔ مومن اور منافق میں کیا فرق ہے؟

مقاصدِ تدریس

''امربالمعروف و نہی عن المنکر'' کا مفہوم ، اس کا حکم ، اس کی فضیلت سے طلبا کو اس طرح آگاہ کیا جائے کہ طلبا اس سبق کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ اس فریضے کو انجام نہ دینے کے وبال سے آگاہ کیا جائے۔ طلبا کو اس بات کا شعور دینا چاہیے کہ پہلے اپنی ذات کی اصلاح کریں پھر معاشرے کی اصلاح کا بیڑا اٹھائیں۔

عملی کام

تمام طلبا حکومت، ٹی وی اور اخبارات کو مراسلے تحریر کریں جس میں وہ معاشرتی بُرائیوں کی نشان دہی کریں اور ان کے خاتمے کے لیے تجاویز بھی پیش کریں۔

گھر کا کام

''امربالمعروف و نہی عن المنکر ایک اہم فریضہ ہے'' اس عنوان پر ایک مفصل نوٹ لکھیے۔

حقوق العباد

یتیم کے حقوق

ایک باپ اپنی اولاد کا سرپرست اور کفیل ہوتا ہے۔ اگر کسی بچّے کا باپ اس دنیا سے رخصت ہوجائے تو اس بچّے کے رشتے داروں اور معاشرے کے دیگر افراد پر اسلام کی طرف سے یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کی سرپرستی کریں اور اس کا ہر طرح سے خیال رکھیں۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے یتیم کے جو حقوق مقرر کیے ہیں ان کی تفصیل ہم آج کے سبق میں پڑھیں گے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور جائزہ کے ذریعے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر یتیموں کے حقوق سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ درج ہوں۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ اگر یتیم بچّہ صاحبِ جائیداد ہو تو کیا پھر بھی اس کی سرپرستی کی جانی چاہیے؟

۲۔ یتیموں کے اموال و جائیداد بالغ ہونے پر ان کے حوالے کیے جائیں ، اس حکم میں کیا مصلحت ہے؟

۳۔ بدترین اور بہترین گھر کون سا ہے؟

مقاصدِ تدریس

یتیموں کے حقوق سے آگاہ کیا جائے یہاں تک کہ طلبا سبق کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ ان میں یتیموں کی سرپرستی کا شعور بیدار کیا جائے کہ یہ انسانیت کا تقاضا بھی ہے۔ ان میں یتیموں کی مدد کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

عملی کام

دیے گئے خاکے کو عملی شکل دی جائے۔ ایک یتیم بچّہ جو بالکل بے سہارا ہے ، رو رہا ہے۔ اس کے آس پاس کچھ بچّے کھیل رہے ہیں، خوش ہورہے ہیں اور کھانے پینے میں مگن ہیں۔ ایسے میں ان بچّوں کا باپ ادھر سے گزرتا ہے وہ یتیم بچّے کو دیکھ کر اس کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھتا ہے۔ اس کو اپنے بچّوں کے ہمراہ گھر لے آتا ہے۔ اسے کھلاتا پلاتا ہے اور تسلی دیتا ہے کہ وہ بے سہارا نہیں ہے۔ آج سے وہ بھی اس گھر میں رہے گا۔ وہ بچّہ خوش ہوجاتا ہے۔

گھر کا کام

یتیموں کے حقوق پر ایک مختصر نوٹ تحریر کریں۔

بیواؤں کے حقوق

تعارف

وہ خواتین جن کے شوہر کا انتقال ہوجائے ، معاشرے میں عدم تحفظ کا شکار ہوجاتی ہیں لیکن اسلام نے انھیں بے سہارا نہیں چھوڑا بلکہ ان کے حقوق مقرر کرکے انھیں بھرپور تحفظ فراہم کیا ہے۔ وہ حقوق کیا ہیں؟ ان کی تفصیل سے آج ہم آ گاہی حاصل کریں گے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور سوال و جواب سے مدد لی جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس میں بیوہ عورتوں کے حقوق سے متعلق احادیث درج ہوں۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ اسلام نے شوہر کی جائیداد میں بیوی کا حصّہ رکھا ہے ، اس میں کیا حکمت ہے؟

۲۔ اسلام نے شوہر کے انتقال کے بعد عورت کو دوسری شادی کی اجازت کیوں دی ہے؟

۳۔ بیوہ عورتوں پر خرچ کرنا کیسا عمل ہے؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ بیوہ عورتوں کے حقوق پورے کرنے اور ان کی مدد کرنے کا جذبہ بیدار کیا جائے۔

عملی کام

اگر آپ کے محلّے میں کوئی بیوہ اور بے سہارا خاتون موجود ہے تو بحیثیت طالب علم آپ اس کی اس طرح مدد کرسکتے ہیں کہ آپ روزانہ اس کے بچّوں کو بلا معاوضہ ایک گھنٹہ پڑھا دیا کریں۔

گھر کا کام

آپ بیوہ عورتوں کی مدد کس کس طرح کرسکتے ہیں؟ اپنی تجاویز لکھیے۔

معذوروں کے حقوق

تعارف

معذور افراد معاشرے کے صحت مند افراد کی توجہ کے ہر وقت مستحق ہوتے ہیں۔ اگر انھیں لاوارث اور بے سہارا چھوڑ دیا جائے، ان کا خیال نہ کیا جائے تو ان کے لیے زندہ رہنا مشکل ہوجائے اس لیے اسلام نے ہم پر لازم قرار دیا ہے کہ ہم معذور افراد سے ہمدردی اورحسنِ سلوک سے پیش آئیں اور ہرجگہ اور ہرطرح ان کا خیال رکھیں۔آج ہم معذوروں کے حقوق کے بارے میں پڑھیں گے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور جائزہ سے کام لیا جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر معذور افراد کے حقوق کی فہرست ہو۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ معذور افراد کے لیے عبادات میں رعایت اورسہولت رکھی گئی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

۲۔ معذور افراد کو معاشرے میں کم تر اور حقیر نہ جانا جائے ، انھیں ان کی معذوری کا احساس نہ دلایا جائے۔ اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ وہ معذوروں سے ہمدردی کرنا سیکھ جائیں اور ان کے کام آنے کو اپنا فرض سمجھیں۔ ان کی مدد کرنے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

عملی کام

طلبا کو معذور افراد کے مراکز لے جایا جائے تاکہ وہ ان کی مشکلات کا اندازہ لگا سکیں اور بچّوں میں ان کی مدد اور ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو۔

گھر کا کام

معذور افراد کو معاشرے کا کار آمد حصّہ بنانے کے لیے کیا کیا اقدامات کیے جاسکتے ہیں؟ تحریر کریں۔

مسافروں کے حقوق

تعارف

اگر کوئی مسافر ہمارے پاس قیام کرے تو بحیثیت انسان اور مسلمان ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟ یا اگر ہم کسی کے ساتھ سفر کررہے ہوں تو ہمیں کن آداب کا خیال رکھنا چاہیے؟ اس سلسلے میں اسلام کے احکامات کیا ہیں؟ اس کی تفصیل ہم آج کے سبق ''مسافروں کے حقوق'' میں پڑھیں گے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ مسافر کا استقبال خوش دلی اور خندہ پیشانی سے کیوں کرنا چاہیے؟

۲۔ مسافر کے قیام کے دوران کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

۳۔ مسافر کو کس قسم کی دعا کے ساتھ رخصت کرنا چاہیے؟

مقاصدِ تدریس

موضوع کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ انھیں مسافروں کے حقوق کی اہمیت کا احساس دلایا جائے۔ انھیں ترغیب دلائی جائے کہ وہ مسافروں کی مدد کریں اور دورانِ سفر اپنے ہم سفروں کے حقوق ادا کرنے کو اپنا فریضہ خیال کریں۔

عملی کام

ایک خاکے پر کام کروائیں۔ دروازہ بجتا ہے، باہر ایک مسافر ہے جو خوش لباس اور مہذب ہے لیکن اس کا کہنا ہے کہ دورانِ سفر اس کی جیب کٹ جانے کے باعث وہ اپنی ضروریاتِ زندگی پوری کرنے سے قاصر ہے۔ گھر کا مالک نہایت عزت و احترام سے اسے گھر میں بلاتا ہے۔ اسے کھانا

کھلاتا ہے۔ اس کی مالی مدد کرتا ہے اور دعاؤں کے ساتھ اس کو رخصت کرتا ہے۔

گھر کا کام

کسی سفر کا حال لکھیں کہ جس میں آپ نے اپنے ہم سفر لوگوں کی مدد کی ہو۔ ان کی کسی ضرورت کو پورا کیا ہو یا کسی معاملے میں ایثار و قربانی سے کام لیا ہو۔

کاروبار میں دیانت

تعارف

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا، ''جو دیانت دار نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں۔'' گو دیانت داری زندگی کے تمام معاملات میں ضروری ہے تاہم کاروبار میں دیانت داری کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ تجارت میں دیانت داری اس کو عبادت کا درجہ دیتی ہے اور ایمان دار تاجر، شہداء، صدیقین اور انبیا میں شمار کیا جاتا ہے۔ دیانت داری کے بہت سے دنیاوی فوائد بھی ہیں جن کا ذکر آج کے سبق میں ہوگا۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور جائزہ سے کام لیا جائے۔

معاوناتِ تدریس

موضوع سے متعلق احادیث کا چارٹ۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ اشیا میں ملاوٹ کے کیا مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

۲۔ مال کا عیب ظاہر کرنا کیوں ضروری ہے؟

۳۔ بین الاقوامی تجارت اگر دیانت کے اصولوں پر ہو تو اس سے ملک کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ انھیں معلوم ہوجائے کہ کاروبار میں دیانت کا ہونا ہی اصل خوبی ہے اور ایمان کی تکمیل بھی۔

عملی کام

ایک خاکے کو عملی شکل دی جائے۔

جوتے کے ایک تاجر کی غیر موجودگی میں اس کا ملازم لاعلمی میں ایک کم قیمت کا جوتا زیادہ قیمت میں بیچ دیتا ہے۔ تاجر کے واپس آنے پر ملازم سودے کی تفصیلات سے آگاہ کرتا ہے۔اس ایمان دار تاجر کو جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک گاہک کے ساتھ دھوکا ہوگیا ہے تو وہ بے چین ہوجاتا ہے اور کسی طرح اس گاہک کو ڈھونڈ لیتا ہے اور معذرت کے ساتھ اس کو اس کی زائد رقم لوٹا دیتا ہے۔

گھر کا کام

''بددیانتی کا انجام'' اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

اتحادِ ملّی

تعارف

عالمِ اسلام پر ایک نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ آج مسلمانوں کی صفوں میں انتشار ہے۔ بہت سے علاقوں میں ان کا خونِ ناحق بہایا جارہا ہے۔ انھیں ان ہی کے علاقوں میں محصور کردیا گیا ہے۔ وہ اپنے تمام معاملات میں غیر مسلم قوتوں کے دستِ نگر ہیں۔ وہ اپنے مظلوم بھائیوں کو ان کا حق دلانے میں ناکام ہیں۔ یہ سب اس لیے ہے کہ وہ آپس میں متحد نہیں، اسلام کی تعلیمات سے دور ہیں۔ اتحادِ ملّی کیا ہے؟ یہ کیوں ضروری ہے؟ اس سلسلے میں اسلام کے احکامات کیا ہیں؟ یہ تمام باتیں ہم آج کے سبق میں پڑھیں گے۔

طریقۂ تدریس

بیانیہ اور سوال و جواب کے طریقے سے مدد لی جائے۔

معاوناتِ تدریس

ایک چارٹ جس پر موضوع سے متعلق احادیث درج ہوں۔تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں :

۱۔ اسلام سے قبل عرب کے لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ ان کی زندگیاں ایک دوسرے سے جنگ کرنے میں گزر جاتی تھیں ، پھر کس چیز نے ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کردیا اور انھیں ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنا دیا؟

۲۔ اسلامی عقائد ونظریات سے ہمیں اتحاد کا درس کیسے ملتا ہے؟

۳۔ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا کیا مطلب ہے؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ اسلام کا پورا نظام ہمیں متحد رہنے کا درس دیتا ہے۔ قرآن و حدیث کی ترغیبات کے ذریعے اتحادِ ملّی کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔ آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہنے کا شوق دلایا جائے۔ انھیں ترغیب دلائی جائے کہ وہ اپنے ہم جماعتوں کو بھائی سمجھیں اور ان سے بھائیوں جیسا سلوک کریں۔

گھر کا کام

’’اسلام کی اشاعت اورسر بلندی کے لیے مسلمانوں کا متحد ہونا ضروری ہے‘‘ یا ’’مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل اتحاد میں مضمر ہے۔‘‘ اس پر اپنی آراء تحریر کریں۔

کسبِ حلال

تعارف

اگر آپ عام معاشرتی رجحان کا جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہر شخص اپنا معیارِ زندگی بلند کرنا چاہتا ہے لیکن خطرناک بات یہ ہے کہ اس کے لیے کمایا جانے والا پیسہ حلال ہے یا حرام اس کی اسے پروا نہیں ہے۔ ہر شخص پیسے کی دوڑ میں لگا ہوا ہے، وہ راتوں رات امیر بننا چاہتا ہے۔ اس دُھن نے اس سے جائز و ناجائز کی تمیز چھین لی ہے یہی وجہ ہے کہ ہر طرف بے ایمانی، رشوت ستانی اور بدعنوانی کا دور دورہ ہے۔ چوری، ڈکیتی اور اغوا کی وارداتیں عام ہیں۔ اہلیت کی بنا پر ملازمت کا ملنا ناممکن ہے اور پورا معاشرہ بے حسی، افراتفری، خودغرضی اور نفسانفسی کا شکار ہے۔

اسلام وہ مذہب ہے جس نے ہمیشہ جائز ذرائع آمدنی اختیار کرنے پر زور دیا ہے اور کسبِ حلال کو عبادت قرار دیا ہے اس لیے کہ اس کی بدولت بہت سی معاشی ناہمواریوں سے بچا جاسکتا ہے اور بدعنوانی کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔

کسبِ حلال کیا ہے؟ جائز ذرائع آمدنی سے کیا مراد ہے؟ اس کے فیوض و برکات کیا ہیں؟ ان سب باتوں کا مطالعہ ہم آج کے عنوان ''کسبِ حلال' کے تحت کریں گے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ بیانیہ اور جائزہ کے امتزاج سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

موضوع سے متعلق احادیث کا چارٹ۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ حلال ذرائع آمدنی کن وجوہات کی بنا پر حرام ہوسکتے ہیں؟

۲۔ حرام کمائی پر پرورش پانے والی اولاد وبال کیسے بن جاتی ہے؟

۳۔ حرام کمائی برکت سے خالی کیوں ہوتی ہے؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ وہ آئندہ زندگی میں کسبِ حلال کو اپنانے کا عزم کریں۔ حرام کمائی کے انجام سے باخبر ہوجائیں خود بھی اس سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچنے کی ترغیب دینے کے قابل ہوجائیں۔

عملی کام

حرام ذرائع آمدنی کی فہرست بنائیں اور اظہارِ خیال کریں کہ وہ کن وجوہات کی بنا پر حرام قرار پائے۔

گھر کا کام

'کسبِ حلال' کے فوائد اپنے الفاظ میں لکھیں۔

قانون کا احترام

تعارف

سبق کی آمادگی کے لیے طلبا سے سوال کیا جاسکتا ہے کہ اگر گاڑی چل رہی ہو اور سگنل کی سرخ بتی پر بھی گاڑی نہ رکے تو کیا ہوگا؟ اس حرکت سے چالان کے ساتھ ساتھ خطرناک حادثہ بھی ہوسکتا ہے۔ لہٰذا ہمیں قانون کا احترام کرنا چاہیے کہ اسی میں عافیت ہے۔ قانون شکنی کی گرفت دنیا میں بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اس کی پکڑ ہے۔

طریقۂ تدریس

طریقۂ خطابت اور سوال و جواب کے امتزاج سے سبق کی وضاحت کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ۔ چارٹ جس پر ٹریفک سگنل بنا ہو۔ سرخ روشنی دکھائی جائے اور اس کے سامنے گاڑیاں رکی ہوئی ہوں۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا موضوع کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ وہ قانون کے احترام کو اپنی زندگی کا اصول بنانا سیکھ جائیں۔ یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ قانون کے احترام سے بھی معاشرہ بگاڑ سے بچ سکتا ہے۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ قانون کا احترام کیوں ضروری ہے؟
۲۔ دنیا کی فلاح و کامیابی کا انحصار اسلام کے قانون کو اپنانے میں کیوں ہے؟
۳۔ نبی اکرم ﷺ کے دور میں قانون کا احترام کیسے کیا گیا؟
۴۔ قانون کے احترام کے کیا کیا فوائد ہیں؟

گھر کا کام

طلبا ان قوانین کی فہرست بنائیں جن کی وہ پابندی کرتے ہیں۔

ناپ تول میں کمی

تعارف

ناپ تول میں کمی کاروباری بددیانتی کی ایک مثال ہے۔ کیا کبھی ایسا ہوا کہ آپ نے دوکاندار کو پیسے تو پورے دیے ہوں لیکن اس نے آپ کو چیز پورے وزن کی نہ دی ہو؟ کیا آپ نے کبھی اس بُرائی کو پکڑا؟ اس کی نشان دہی کی اور دوکاندار کو اس کے بُرے انجام سے ڈرایا؟

آج ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ ناپ تول میں کمی کتنا بڑا جرم ہے اور اس کے نتیجے میں کیا کیا عذاب نازل ہوسکتے ہیں۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت بیانیہ اور سوال و جواب کے انداز میں کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر سورۃ المطففین کی ابتدائی آیات مع ترجمہ درج ہوں۔ ناپ تول میں کمی سے متعلق احادیث کا چارٹ۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ ناپ تول میں کمی کی وضاحت کریں۔

۲۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم پر اللہ کا عذاب کیوں نازل ہوا؟

۳۔ یہ لوگ کس بُرائی میں مبتلا تھے؟

۴۔ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کا کیا انجام ہے؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا سبق کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ وہ اپنے اندر، کاروبار میں بددیانتی سے بچنے کا جذبہ پیدا کریں۔ ناپ تول میں کمی کے نقصانات سے آگاہ ہوجائیں اور اس بُرائی سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچنے کی تلقین کریں۔

عملی کام

ناپ تول میں کمی سے متعلق واقعات ایک دوسرے کو سنائیں۔

گھر کا کام

سورۃ رحمٰن کی آیت نمبر ۹ کو خوش خط لکھیں اور میزان (ترازو) بنا کر اس آیت کی وضاحت کریں۔

ظلم

تعارف

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو، ظالم ہو یا مظلوم'' کیا آپ میں سے کوئی بتا سکتا ہے کہ ظالم کی مدد کس طرح کی جاسکتی ہے؟ اس کا جواب جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''تم اس کو ظلم سے روک دو، تمھارا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی (اس کی) مدد کرنا ہے۔''

ظلم کیا ہے؟ مظلوم کی مدد کیوں کرنی چاہیے؟ اس بارے میں تفصیلات ہم آج کے سبق میں پڑھیں گے۔

سبق کی وضاحت خطابت اور سوال و جواب کے انداز میں کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ۔ چارٹ جس پر ظلم سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ و احادیث درج ہوں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ ظلم کے معنی کیا ہیں؟ کسی مثال سے وضاحت کریں۔
۲۔ شرک کو اللہ نے ظلم عظیم کیوں قرار دیا؟
۳۔ گھر سے شروع ہونے والا ظلم پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں کیسے لے لیتا ہے؟
۴۔ حقیقی مفلس کون ہے؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا سبق کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ وہ گھر اور معاشرے سے ظلم وستم ختم کرنے کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔

عملی کام

کیا آپ نے کسی مظلوم کی مدد کی ، کیسے؟ اس واقعے کو جماعت میں بیان کریں۔

گھر کا کام

ظلم کو معاشرے سے دور کرنے کی تجاویز تحریر کریں۔

نفاق

تعارف

جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو تین طرح کے لوگوں سے آپ ﷺ کا سابقہ پڑا۔ ایک تو سچے مسلمان تھے ، دوسرے کافر تھے اور ایک تیسرا گروہ منافقین کا تھا۔ یہ منافقین کون تھے؟ ان کی کیا پہچان تھی؟ کیا نفاق صرف اس دور تک ہی محدود تھا یا اس زمانے میں بھی پایا جاتا ہے؟ نفاق کیا ہے؟ اس کی کیا علامات ہیں اور اس کا انجام کیا ہے؟ ان سب باتوں کا ہم تفصیل سے جائزہ لیں گے۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت بیانیہ اور سوال و جواب کے انداز میں کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ ۔ چارٹ جس پر نفاق سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ درج ہوں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

ا۔ منافقین کا سردار کون تھا؟

۲۔ منافقین کس کس طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچایا کرتے تھے؟

۳۔ اعمال میں نفاق کی کوئی مثال دیں۔

۴۔ نفاق کی سزا کیا ہے؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا سبق کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوسکیں۔ وہ اس اخلاقی بُرائی کو معاشرے سے اکھاڑ پھینکنے کی طرف راغب ہوں۔

عملی کام

''نفاق کے نقصانات'' پر ایک مباحثے کا انعقاد کیا جائے۔

گھر کا کام

نفاق سے متعلق مزید احادیث تلاش کر کے کاپی میں لکھیں۔

فتنہ

تعارف

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''میں دیکھ رہا ہوں کہ تمھارے گھروں کی جگہوں میں فتنے ایسے گر رہے ہیں جیسے بارش کے قطرات۔'' یہ فتنہ کیا ہوتا ہے؟ اس کا وبال کیا ہے؟ ہم فتنوں میں کیوں گھرتے جارہے ہیں؟ ان سب باتوں کا جائزہ ہم اپنے آج کے سبق میں لیں گے۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت بیانیہ اور سوال جواب کے انداز میں کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

تختۂ سیاہ ۔ چارٹ جس پر فتنوں کی اقسام کا ذکر ہو۔ نیز قیامت سے پہلے جو فتنے نمودار ہوں گے ان سے متعلق احادیث اور ان کے تدارک سے متعلق احکامات درج ہوں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ فتنے کیوں جنم لیتے ہیں؟

۲۔ فتنوں سے معاشرے کا امن کیسے تباہ ہوجاتا ہے؟

۳۔ مال اور اولاد کیسے فتنہ بن سکتے ہیں؟

۴۔ فتنوں کو کیسے ختم کیا جاسکتا ہے؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا سبق کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوسکیں۔ وہ جان لیں کہ فتنہ کتنی بڑی معاشرتی و اخلاقی بُرائی ہے؟ اس کے نقصانات کیا ہیں؟ ان سے کیسے بچا جاسکتا ہے؟ وہ لوگوں کو دین کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کرنے کی کوشش کریں۔

عملی کام

دہشت گردی اور تخریب کاری کے فتنے سے بچنے کی تدابیر باری باری بیان کریں۔

گھر کا کام

فتنوں سے متعلق قرآنی آیات جمع کریں ، ان کا ترجمہ بھی لکھیں۔

دوسروں کا مذاق اڑانا

زبان کی بُرائیوں میں سے ایک بڑی بُرائی دوسروں کا مذاق اڑانا ہے۔ مذاق کے لغوی معنی لذت ، مزہ ، ہنسی اور دل لگی کے ہیں۔ ہمارے دین میں ایک دوسرے کا مذاق اڑانے کی کوئی گنجائش نہیں۔ ایک مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ دوسروں کا مذاق اڑائے اور ان کے بُرے نام تجویز کرے۔ نیز بد زبانی اور تحقیر کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دے۔ آج ہم غور کریں تو مختلف مجلسوں اور محفلوں میں ہمارا طرزِ عمل دینی تعلیمات کے برخلاف دکھائی دیتا ہے۔ ہم میں سے اکثر دوسروں کی بُرائیوں کا تذکرہ مزے لے لے کر کرتے ہیں۔ کسی کو اپنی اصلاح کی فکر نہیں ہوتی۔ نتیجتاً ساری گفتگو محض لطفِ سخن اور مجلس آرائی کے لیے کی جاتی ہے۔ تضحیک کا یہ پہلو عموماً مردوں اور عورتوں کی مخلوط محفلوں میں زیادہ دیکھنے میں آتا ہے۔ تفریحِ طبع کے لیے نہ صرف یہ کہ لوگوں کی نقل اتاری جاتی ہے بلکہ عملی طور پر کسی کے جسمانی نقص یا عیب مثلاً ، موٹے ، چھوٹے ، ہکلے اور لنگڑے پن جیسی وضع قطع بنائی جاتی ہے۔ دوسروں کے لباس کا مذاق اڑانا ، آوازیں کسنا ، اشارہ کرکے کسی عیب کی جانب توجہ مبذول کرانا انتہائی مذموم اور انسانیت سے گری ہوئی شرم ناک حرکتیں ہیں۔ مذاق کیا ہے؟ مذاق کس طرح اڑایا جاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے مذاق اڑانے سے کیوں منع فرمایا ہے۔ مذاق اڑانے کے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟ آج کے سبق میں ہم ان پہلوؤں کا تفصیل سے جائزہ لیں گے۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت بیانیہ اور سوال و جواب کے انداز میں کی جائے۔

معاونات تدریس

تختۂ سیاہ۔ چارٹ جس پر مذاق اڑانے سے منع کرنے کے بارے میں قرآنی آیات اور احادیث درج ہوں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں :

۱۔ ''مذاق اڑانا'' کسے کہتے ہیں؟

۲۔ مذاق اڑانے سے آپس کے تعلقات کیوں خراب ہوتے ہیں؟

۳۔ دین اسلام میں اس کی ممانعت کیوں ہے؟

۴۔ اس عادت سے کیسے چھٹکارا پایا جاسکتا ہے؟

مقاصد تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا سبق کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوسکیں۔ وہ اس اخلاقی بُرائی سے بچنے کے ساتھ دوسروں کو بھی اس قبیح فعل سے باز رکھنے کی کوشش کریں تاکہ ایک دوسرے کی دل آزادی اور اس جیسے دیگر نقصانات سے بچا جاسکے۔

عملی کام

''دوسروں کا مذاق اڑانا'' ایک اخلاقی بُرائی ہے۔ بتایئے اس سے کیسے محفوظ رہا جاسکتا ہے؟

گھر کا کام

''مذاق اڑانا'' اس سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث کا ترجمہ لکھیں۔

باب پنجم : مشاہیرِ اسلام

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

تعارف

اشارات کی مدد سے شخصیت بوجھیے :

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی۔

۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زوجۂ محترمہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ و حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی والدہ۔

۳۔ جنت کی عورتوں کی سردار۔

جی ہاں! آج ہم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حالاتِ زندگی کے بارے میں تفصیل سے جانیں گے۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت کہانی کے انداز میں کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے القابات درج ہوں۔ ان کی اولادوں کے نام تحریر ہوں۔ تختہ سیاہ۔

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا اس کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت کو اپنے لیے نمونہ سمجھیں اور ان کے کردار کی خوبیوں کو اپنانے کی طرف راغب ہوں۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت تھی۔ کسی واقعے کا ذکر کریں۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی نہایت سادگی سے کی۔ کیوں؟

۳۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت کیسی تھی؟ ان کا رتبہ و مقام کیا تھا؟

عملی کام

''حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت'' پر مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کیا جائے۔

گھر کا کام

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے القابات کو خوش خط تحریر کریں۔

محمد بن قاسم

تعارف

چند اشاروں کی مدد سے شخصیت بوجھیں :

۱۔ خلیفہ ولید بن عبدالملک

۲۔ فاتح سندھ

۳۔ حجاج بن یوسف

۴۔ طائف

جی ہاں! یہ تمام اشارے ایک عظیم فاتح و سپہ سالار محمد بن قاسم کی طرف اشارہ کرتے ہیں جن کی بدولت سندھ میں اسلام کا سورج طلوع ہوا اور اگر ان کی فتوحات کا سلسلہ جاری رہتا تو برصغیر پاک و ہند کا جغرافیہ آج کہیں مختلف ہوتا۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت کہانی کے انداز میں اور سوال و جواب کے امتزاج سے کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

سندھ کے نقشے میں وہ علاقے دکھائے جائیں جنھیں محمد بن قاسم نے فتح کیا۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں:

۱۔ محمد بن قاسم کا پورا نام کیا تھا؟

۲۔ وہ کہاں پیدا ہوئے؟

۳۔ ان کا طرزِ حکمرانی کیسا تھا؟

۴۔ محمد بن قاسم کے کردار کی خوبیوں کا جائزہ لیں۔

مقاصدِ تدریس

محمد بن قاسم کے بارے میں طلبا کو وسیع معلومات فراہم کرنا یہاں تک کہ وہ خود سبق کی وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ محمد بن قاسم کی بہادری و شجاعت کے قصے بیان کیے جائیں تاکہ طلبا ان کی شخصیت کو اپنے لیے نمونہ سمجھیں۔

عملی کام

ان علاقوں کی تصاویر جمع کریں جنھیں محمد بن قاسم نے فتح کیا۔

گھر کا کام

محمد بن قاسم کے راجہ داہر سے مقابلے کا حال اپنے الفاظ میں لکھیں۔

بوعلی سینا

تعارف

بہت سی سائنسی ایجادات ایسی ہیں جن کے اوّلین موجد مسلمان سائنس دان ہیں۔ مسلمان سائنس دانوں نے جدید سائنس کو بنیادیں فراہم کیں۔ ان کی علمی خدمات سے یورپ والوں نے صدیوں فائدہ اٹھایا۔ ایسے سائنس دانوں کی فہرست میں ایک نام بوعلی ابن سینا کا بھی ہے جن کی کتابیں صدیوں تک یورپ کے میڈیکل کالجوں میں پڑھائی جاتی رہیں۔ آج ہم ان کے بارے میں اور ان کے علمی کارناموں کے بارے میں تفصیل سے جاننے کی کوشش کریں گے۔

طریقۂ تدریس

سبق کی وضاحت خطابیہ اور سوال و جواب کے انداز سے کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

چارٹ جس پر بوعلی ابن سینا کے علمی کارنامے درج ہوں۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات کیے جاسکتے ہیں:

۱۔ بوعلی ابن سینا کا پورا نام کیا تھا؟ وہ کہاں پیدا ہوئے؟
۲۔ انھوں نے حکمت و سائنس کی تعلیم کیسے حاصل کی؟
۳۔ انھوں نے بخارا کے حکمران نوح ابن منصور کا علاج کیا۔ انعام کے طور پر بوعلی ابن سینا نے کس خواہش کا اظہار کیا؟
۴۔ بوعلی سینا کی چند کتب کے نام بتائیے۔

مقاصدِ تدریس

طلبا سبق کے اختتام پر سبق کی وضاحت کے قابل ہوجائیں، وہ بوعلی ابن سینا کے کارناموں سے

آ گاہی حاصل کریں اور ان میں یہ جذبہ بیدار ہو کہ وہ بھی دنیا میں نام پیدا کریں۔

عملی کام

بوعلی ابن سینا کے حالاتِ زندگی پر ایک خاکہ ترتیب دیا جائے۔

گھر کا کام

'القانون فی الطب' اور 'کتاب التفاسیر' پر ایک نوٹ تحریر کریں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

تعارف

برصغیر پر مسلمانوں نے صدیوں حکومت کی لیکن مسلمانوں نے عروج کے بعد اپنی نااہلی کی بدولت زوال کا زمانہ بھی دیکھا اور محکومی کے دور میں چلے گئے۔ مغلیہ دورِ حکومت کے اختتام پر مسلمان سیاسی و مذہبی زبوں حالی کا شکار تھے۔ ایسے میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مسلمانوں کی نشاۃِ ثانیہ کی ایک تحریک شروع کی اور مسلمانوں کی گرتی ہوئی سیاسی و مذہبی ساکھ کو سنبھالا دیا۔ آج ہم شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے حالاتِ زندگی اور ان کے کارناموں سے آ گاہی حاصل کریں گے۔ سبق کی وضاحت کہانی کے انداز میں اور سوال و جواب کے امتزاج سے کی جائے۔

معاوناتِ تدریس

ہندوستان کا نقشہ جس میں ان علاقوں کو دکھایا جائے جہاں شاہ ولی اللہ پیدا ہوئے اور جہاں احمد شاہ ابدالی نے مرہٹوں کو شکست دی۔ تختۂ سیاہ۔

اِعادہ

اِعادے کے طور پر مندرجہ ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

۱۔ شاہ ولی اللہ کا پورا نام کیا تھا؟ انھوں نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

۲۔ شاہ ولی اللہ نے حجازِ مقدس کا سفر کیوں کیا؟
۳۔ شاہ ولی اللہ نے مسلمانوں کی سیاسی ساکھ کو بچانے کے لیے کیا کیا؟
۴۔ شاہ ولی اللہ کی تصنیف کردہ کتابوں کے نام بتائیے۔
۵۔ شاہ ولی اللہ نے فارسی زبان میں قرآن کا ترجمہ کیوں کیا؟

مقاصدِ تدریس

سبق کے اختتام پر طلبا سبق کی مدلّل وضاحت کے قابل ہوجائیں۔ وہ شاہ ولی اللہ کی شخصیت اور ان کے کارناموں سے مکمل آگاہی حاصل کریں۔ ان کی ذات کو مثالی نمونہ سمجھتے ہوئے معاشرے کی اصلاح کا جذبہ اپنے اندر پیدا کریں۔

عملی کام

''شاہ ولی اللہؒ'' پر ایک تقریری مقابلہ منعقد کروایا جائے۔

گھر کا کام

شاہ ولی اللہ نے جو تحریک شروع کی اس کے اثرات کا جائزہ تحریر کریں۔